حاجی نجم الدین چشتی اور اُن کی کتاب

,,مناقب المحبو بین،، (ایک تعارف)

ڈاکٹر محمد اختر چیمہ

حاجی نجم الدین چشتی نظامی سلیمانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے زمانہ کے اولیائے کبار، صوفیائے نامدار اور سلسلہ عالیہ چشتیہ کے صاحب تصانیف مشایخ میں سے ھیں ۔ مجموعی طور پر آپ کی تصانیف تیس چالیس کے لگ بھگ ھیں ۔ ان میں سے ,,مناقب المحبوبین،، مشہور ترین، اھم ترین اور مقبول ترین کتاب ہے ۔ (۱)

خواجہ حاجی محمد نجم الدین سلیمانیؒ حضرت سید معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ و مرید خاص اور حضرت خواجہ حمیدالدین صوفی سوالی فاروقی ناگوری رحمۃ اللہ علیہ (م . ۶۷۲ھ/۱۲۷۳ء) کی اولادِ امجاد میں سے تھے ۔ (۲) حاجی نجم الدین سلیمانیؒ کے والد ماجدؒ بھی ولیِ کامل تھے، اور خود حاجی صاحبؒ کو بھی حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاو جانشینان میں ایک ممتاز و منفرد مقام حاصل تھا ۔ خواجہ سلیمان تونسویؒ نے ایک مرتبہ حاجی صاحبؒ کے بارے میں یوں اظہارِ خیال فرمایا :

,,از هندوستان صدها مردم نزد من آمده اند، امّا طالبانِ خدا صادق در راه کبریا دو کس آمده اند: یکی شاه صاحب حافظ محمد علی شاه خیرآبادیؒ، دوم نجم الدینؒ،، . (۳)

هندوستان سے میرے پاس سینکڑوں لوگ آئے ھیں، مگر سچّے طالبانِ خدا اور سالکانِ راہِ کبریا و مولا دو ھی آدمی آئے ھیں : ایک حافظ محمد علی شاہ صاحب خیرآبادیؒ اور دوسرے حاجی نجم الدین سلیمانیؒ ۔

حضرت شیخ حاجی نجم الدّین چشتیؒ کا زمانۂ حیات ۱۲۳۴ھ/۱۸۱۹ء سے لے کر ۱۲۸۷ھ/۱۸۷۰ء کے مابین ہے ۔ حاجی صاحبؒ بلا ریب صاحبِ علم و فضل، اهل سلوک و معرفت، مبلّغ و مفسّر مسئلہ وحدت الوجود اور ایک اعلی پایۂ کی شخصیت کے حامل تھے. اتباع سنت واحترام شریعت کے بیحد پابند، اور عشق حقیقی ومعنوی کے جذبات سے ھمیشہ لبریز رھتے تھے ۔ راجپوتانہ میں آپ نے پھر سے ایک بار اپنے اسلاف و اجداد کی تبلیغی خدمات کی یاد تازہ کردی اور طریقت وتصوف کی ایک لہر دوڑا دی ۔ آپنے شیخاواٹی کے غیرمعروف مقام پر ,,سلسلۂ چشتیہ نظامیہ فخریہ سلیمانیہ،، کی خانقاہ قائم کی جو جلد ھی دانش و حکمت و روحانیت کا مرکز بن گئی ۔ دور دراز سے لوگ آپ کی خدمت و صحبت میں حاضر ھوتے اور اکتساب فیض کرتے، بہت سارے سالکان و طالبان حقیقت کو آپ نے منازل سلوک طے کرانے کے بعد، خلافت و نعمت باطنی سے نوازا ۔ پھر انھوں نے متعدد مقامات پر جا کر رشدوھدایت کے مراکز قائم کئے مثلاً جےپور، جودھپور، اودھےپور، بیکانیر، امروھہ، سرسہ، فتح پور، اجمیر وغیرہ میں آپ کے خلفاء و مریدین نے مدت مدید تک نشرواشاعتِ سلسلہ اور تبلیغ و ترویجِ دینِ حقّہ کا کام جاری رکھا ۔

فتح پور میں آج بھی حاجی صاحبؒ کا مزار مبارک مرجع خلایق و عوام ہے۔ (۴)

حاجی صاحبؒ نے طریقۂ چشتیہ سلیمانیہ کی وسعت و اشاعت اور اپنے دینی و اصلاحی مشن کی تکمیل کے لئے خلفاء و جانشینان کے علاوہ، اولاد و احفاد اور فارسی و اردو و ھندی زبان میں منثور و منظوم تصانیف کا وسیع سلسلہ اور بیش بہا ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑا ہے۔ قارئین و محققین کی اطلاع و دلچسپی کی خاطر اُن کے نام یہاں درج کئے جاتے ھیں :

فارسی تصانیف

۱ ـ تذکرة السلاطین (احوال بادشاھان ھند)
۲ ـ شجرة الابرار (حضرت خواجه ناگوریؒ کے حالات)
۳ ـ شجرة العارفین (حالات مشایخ چشت و دیگر اولیائے کرام)
۴ ـ شجرة المسلمین (تاریخ نوابانِ فتح پور)
۵ ـ مناقب التارکین (حالات خواجه صوفی حمید الدینؒ)
٦ ـ مناقب الحبیب (احوال خواجه معین الدین چشتی اجمیریؒ)
۷ ـ مناقب المحبوبین (حالات مشایخ سلسله چشتیه نظامیه مع ملفوظات خواجه تونسویؒ)
۸ ـ احسن العقاید
۹ ـ احسن القصص
۱۰ ـ دیوان نجم فارسی
۱۱ ـ راحت العاشقین
۱۲ ـ قبالاتِ نجمی
۱۳ ـ مقصود العارفین
۱۴ ـ مقصود المرادین فی شرح اوراد شیخ نصیرالدینؒ

۱۵ ـ نجم الواعظین

۱٦ ـ نجم الهدایت

۱۷ ـ هدایت نامه

اردو اور هندی تصانیف

۱۸ ـ افضل الطاعت (منظوم، علم تجوید میں)

۱۹ ـ باره ماهیه نجم (منظوم، عشق و محبت الٰهی میں)

۲۰ ـ پریم گنج (دوهڑے، هندی زبان میں)

۲۱ ـ پیو ملانی غیر بهولانی (منظوم، ذکر و اشغال میں)

۲۲ ـ گلزار وحدت (علم حقایق میں)

۲۳ ـ ماحی الغیرت (علم توحید میں)

۲۴ ـ بیان الاولیاء

۲۵ ـ تذکرة الواصلین (دو جلدوں میں)

۲٦ ـ حیات العاشقین فی لقائے ربّ العالمین

۲۷ ـ دیوان نجم اردو

۲۸ ـ ردّ المنکرین فی سماع السامعین

۲۹ ـ فضیلت نکاح

۳۰ ـ نجم الآخره (٦)

ان تمام کتابوں میں حاجی صاحبؒ نے اخلاق و تصوف کی تعلیم نهایت دلکش انداز میں دی ہے ـ اور هدایات و تعلیمات اسلامیه کا خوب پرچار کیا ہے ـ

تاریخ مشایخ چشت میں مرقوم ہے: حاجی صاحبؒ کی اردو تصانیف تاریخ ادب اردو میں خاص اهمیت رکهتی هیں ـ راجپوتانه میں اردو زبان کے فروغ میں آپ کا خاص حصه تها ـ حاجی صاحبؒ نے مشاهیر صوفیا کے اقوال اس سادگی اور خوبی سے عوام کو

سمجھائے ھیں کہ بے اختیار آپ کے تبحّرِ علمی اور مہارتِ فنّی کی داد دینی پڑتی ہے۔ نظم میں بزرگوں کے اقوال و سخنان کو اس انداز سے آپ نے سمویا ہے کہ وہ گراں نہیں گزرتے بلکہ بڑی خوبی سے ذہنوں اور قلبوں میں اترتے چلے جاتے ھیں۔

مولانا غلام سرور ایک مکتوب میں لکھتے ھیں: ,,ھمارے ملک میں اردو زبان کے سب سے پہلے مصنّف اور حامی آپ ھی ھیں۔ اردو زبان کی بزم ادب یعنی شاعری کا سہرا بارھویں صدی کے وسط سے آپ ھی کے سرِاقدس پر بندھا ھوا نظر آتا ہے،،۔

اسی طرح مولانا غلام سرور کے دوسرے مکتوب میں رقم ہے: ,,یہ تصانیف اس ملک کے بےعلم اور کم علم اشخاص کے لئے اکسیر کا درجہ رکھتی ھیں۔ بیش بہا جواھر جو عربی فارسی سمندروں کی تہ میں پنہاں تھے، وہ آپ نے ریگستان کے جنگلوں میں بکھیر دیئے ھیں،،۔ (۷)

حاجی صاحبؒ کی جملہ تصانیف میں سے راقم الحروف کو صرف دو کتابیں: ,,مناقب الحبیب،، اور ,,مناقب المحبوبین،، کو دیکھنے کا موقع ملا ہے۔ ,,مناقب الحبیب،، میں بانی و مؤسسِ سلسلہ عالیہ چشتیہ ہند جناب حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمة اللہ علیہ کی سوانح عمری و ملفوظات نیز احوالِ اولاد کی تفصیل ہے(۸)۔ اور ,, مناقب المحبوبین ،، کا تعارف و جائزہ آیندہ صفحات میں قارئین کرام کی نذر کیا جا رہا ہے۔

,,مناقب المحبوبین،، کو حاجی نجم الدین سلیمانیؒ نے ۱۲۷۸ھ میں مرتب فرمایا، جسے شیخ الٰھی بخش، تاجر کتب کشمیری بازار لاھور کی فرمائش پر شائع کیا گیا۔ اس مطبوعہ نسخے کے سرورق پر ,,کتاب مستطاب واسطۂ سلوک چشتیہ اعنی ملفوظاتِ

حضرت خواجه سلیمان صاحب تونسوی رحمة الله علیه مسمی به ,,مناقب المحبوبین،، کے کلمات مندرج هیں ـ تاریخ مشایخ چشت میں ـــــ جیسا که پیچھے مذکور ہےـــــ ,,مناقب المحبوبین در حالات مشایخ سلسله نظامیه مع ملفوظات خواجه تونسویؒ،، کے الفاظ ثبت هیں۔ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب کے ملخص ترجمه مطبوعه اسلامک بک فاؤنڈیشن لاهور کا عنوان اس طرح مرقوم ہے: ,,مناقب المحبوبین ، تذکره حضرت قبله عالم خواجه نور محمد مهارویؒ و حضرت خواجه شاه محمد سلیمان تونسویؒ،، ـ پھر اسی تلخیص کے آغاز میں ,,عرض مرتّب،، میں اس طرح تحریر کیا گیا ہے: ,,محبوبین سے آسمان شریعت و طریقت کے یهی آفتاب و مهتاب مراد هیں ـ ,,مناقب المحبوبین،، انهی دو بزرگ حضراتِ چشت حضرت خواجه نور محمد مهارویؒ اور حضرت خواجه شاه محمد سلیمان تونسوی کے ملفوظات کا مجموعه ہے،، ـ (۹)

حاجی صاحبؒ نے کتاب کے آغاز میں مختصر مگر جامع دیباچه قلمبند کیا ہےـ اس میں بڑے عالمانه و عارفانه و محققانه انداز میں مؤلف نے خداوند متعال کی حمد و ثنا بیان کی اور حضرت محمد مصطفی احمد مجتبی صلی الله علیه و آله وسلم پر صلوة و درود بهیجا ہےـ نعتیه غزل کے چار اشعار بهی درج کئے هیں ـ پھر آل اطهار و ازواج مطهراتؓ و صحابه کرامؓ و تابعین عظام کی خدمت جلیله میں سلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کی ہےـ ازاں بعد حاجی صاحبؒ نے انتهائی دلچسپ پیرائے میں تصوف و عرفان کی تعریف و توصیف کی اور معجزات انبیاء و کرامات اولیاء کا تطبیقی ذکر فرماتے هوئے ایک حدیث نقل فرمائی :

ما من نبّی اِلاّ وله نظَیرفَی اُمّتی (کوئی نبی ایسا نہیں جس کی نظیر میری اُمت میں نہ ہو)

حضرت شاہ عبدالحق محدّث دھلویؒ نے اپنی معروف کتاب اخبار الاخیار میں جہاں حاجی صاحب کا تذکرہ لکھا وہاں اُن کی فکر پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

حاجی صاحب اولیاء عظام کے تمام فیوض و کرامات کو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی و اتباع کا نتیجہ قرار دیتے ہیں لکھتے ہیں : اور یہ سب آنحضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ہی شانِ والا صفات کی بدولت ہے کہ آنحضورؐ کی امّت مبارکہ کو خداوند قدوس نے اس ارفع مقام و اعلی درجہ پر فائز فرما دیا ہے کہ تا روزِ قیامت آپؐ کی امتِ مسلمہ میں ایسے اولیاء اللہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے ۔۔۔۔

پس قیامت کی آخری نشانی یہ ہے کہ زمین پر ایک بھی ولی زندہ موجود نہیں رہے گا ۔ کیونکہ جب تک روئے زمین پر ایک ولی بھی زندہ و سلامت ہوگا قیامت برپا نہ ہوگی،، ۔ (۱۲)

بعد ازاں حاجی صاحبؒ نے اپنا نام بطور مؤلف، سال تالیف اور اپنی عمر کا ذکر کر کے تصنیف کتاب کے سبب پر روشنی ڈالی ہے۔ اور کتاب کا نام ,,مناقب المحبوبین،، تحریر کیا ۔ دیباچہ کے اختتام پر مطالب و محتویات کتاب کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ہے ۔ اس طرح حاجی صاحبؒ نے زیر نظر کتاب کو ایک نغز و پُر مغز و پُر معنی دیباچہ سے مزیّن کر کے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذکر خیر سے اس کا آغاز کیا ہے۔ کتاب کی ترتیب عنوانات کے اعتبار سے درج ذیل ہے۔

۱ ۔ ذکر خیر حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم (۱۳) ۔

۲ ـ ذکر حضرت امیر المومنین خاتم الخلفا علی مرتضی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ ـ (۱۴)
۳ ـ ذکر خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ (۱۵)
۴ ـ ذکر خواجہ عبدالواحد بن زید رحمۃ اللہ علیہ (۱۶)
۵ ـ ذکر خواجہ فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ (۱۷)
٦ ـ ذکر حضرت سلطان ابراھیم ادھم بلخی رحمۃ اللہ علیہ (۱۸)
۷ ـ ذکر حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی رحمۃ اللہ علیہ (۱۹)
۸ ـ ذکر خواجہ ہبیرہ بصریؒ (۲۰)
۹ ـ ذکر خواجہ ممشاد علی دینوری رحمۃ اللہ علیہ
۱۰ ـ ذکر خواجہ ابواسحاق شامی چشتی رحمۃ اللہ علیہ (۲۲)
۱۱ ـ ذکر خواجہ ابواحمد ابدال چشتی رحمۃ اللہ علیہ (۲۳)
۱۲ ـ ذکر خواجہ ابومحمد ناصر الدین چشتیؒ (۲۴)
۱۳ ـ ذکر خواجہ ناصر الدین ابویوسف چشتیؒ (۲۵)
۱۴ ـ ذکر خواجہ قطب الدین مودود چشتیؒ (۲٦)
۱۵ ـ ذکر خواجہ حاجی شریف ژندنی رحمۃ اللہ علیہ (۲۷)
۱٦ ـ ذکر خواجہ عثمان ھارونی رحمۃ اللہ علیہ (۲۸)
۱۷ ـ ذکر خواجہ معین الدین حسن سجزی ثم اجمیری رحمۃ اللہ علیہ (۲۹)
۱۸ ـ ذکر حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ(۳۰)
۱۹ ـ ذکر حضرت شیخ گنج شکر مسعود اجودھنی رحمۃ اللہ علیہ(۳۱)
۲۰ ـ ذکر حضرت سلطان نظام الدین اولیا محبوب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ (۳۲)
۲۱ ـ ذکر حضرت شیخ مخدوم نصیر الدین چراغ دھلی الاودھی رحمۃ اللہ علیہ (۳۳)

۲۲ ـ ذکر حضرت شیخ کمال الدین علامه رحمة الله علیه (۳۴)

۲۳ ـ ذکر حضرت شیخ سراج الدین رحمة الله علیه (۳۵)

۲۴ ـ ذکر حضرت شیخ علم الدین رحمة الله علیه (۳٦)

۲۵ ـ ذکر حضرت شیخ محمود راجن رحمة الله علیه (۳۷)

۲٦ ـ ذکر حضرت شیخ جمال الدین جمن رحمة الله علیه (۳۹)

۲۷ ـ ذکر شیخ الاتقیا شیخ حسن محمد رحمة الله علیه (۳۹)

۲۸ ـ ذکر حضرت مظهرالله التام الصّمد حضرت شیخ محمد بن شیخ حسن محمد رحمة الله علیه (۴۰)

۲۹ ـ ذکر حضرت شیخ یحیی مدنی رحمة الله علیه (۴۱)

۳۰ ـ ذکر حضرت شیخ کلیم الله جهان آبادی رحمة الله (۴۲)

۳۱ ـ ذکر حضرت شیخ نظام الدین اورنگ آبادی رحمة الله علیه(۴۳)

۳۲ ـ ذکر حضرت مولانا فخرالدین محبّ النبی رحمة الله علیه(۴۴)

۳۳ ـ ذکر آن آفتاب فلک ولایت، خورشید برج هدایت، وارث ملک نبوت، شاهنشاه اقلیم غوثیت ، قطب مدار عالم، سندالواصلین، فخرالعارفین، منبع انوار الصمد، مظهر اسرار احدی حضرت خواجه نور محمد مهاروی رحمة الله علیه (۴۵)

۳۴ ـ ذکر آن سلطان تارکان و برهان عارفان و دلیل واصلان محبوب الرحمن ، حبیب السبحان حضرت خواجه محمد سلیمان تونسوی رحمة الله علیه (۴٦)

حاجی صاحبؒ نے اپنے پیر و دادا پیر کے اسماءِ مبارک بطور عنوان مع القاباتِ کثیر درج کئے ھیں ـ اور اپنے شجرہ طریقت کے دیگر مشایخ و بزرگان و خواجگان و پیران عالی مقام کے شرح احوال حضرت مولانا فخرالدین فخر جهاں محبّ النبی دهلویؒ تک نهایت اختصار کے ساتھ محض تبرکاً لکھے ھیں ـ تاھم اپنے شیخ کے مرشد

ـــــ حضرت قبله عالم خواجه نور محمد مہارویؒ ـــــ کے حالات و مقامات و ملفوظات و آراء کو قدرے تفصیل کے ساتھ ضبط تحریر میں لائے ھیں ۔ اور کتاب کا بیشتر حصه مؤلف کے پیر ومرشد حضرت شہباز طریقت خواجه محمد سلیمان تونسوی رحمة الله علیه کے احوال و مقامات، مناقب و کمالات، کرامات و تصرفات و مکشوفات، معمولات وخدمات، ارشادات و ملفوظات اور فضائل و شمایل پر مبنی ہے۔

بطور مجموعی اور بنظر غائر تالیف منیف و تصنیف لطیف ,,مناقب المحبوبین،، کو دیکھا جائے تو یه ,,سلسله چشتیه نظامیه فخریه سلیمانیه،، کا ایک مختصر دائره معارف ہے جس میں صاحبِ کتاب نے ھر شیخ سلسله کے بارے میں ضروری معلومات اور اھم اطلاعات فراھم کر دی ھیں ۔ تاریخ ولادت ، وفات، عمر، مقام مزار، شجرات نسب اور خلفاءکے اسماء کوخاص طور پر ملحوظ خاطر رکھا گیا ہے۔ علاوه ازیں مشایخ و خواجگان کے کارھائے نمایاں، معمولات زندگی، خدمات علمی اور افکار عرفانی کا ذکر بھی ملتا ہے ۔ بعض بزرگوں کی کتب و تصانیف و رسائل کے نام بھی گنوائے گئے ھیں۔ اکابر کی بعض ایسی تالیفات سے بھی جگه جگه استناد و استشهاد کیا گیا ہے جو مشایخ چشت کی توجه کا بالعموم موجب رھی ھیں ۔ پھر جن کتابوں سے مطالب و واقعات منقول ھیں، اکثر وبیشتر مقامات پر ان کے نام بطور سند و حواله مندرج ھیں ۔ سیر الاولیاء، سیر العارفین، سیر الاقطاب، اخبار الاخیار، مراة الاسرار ، اقتباس الانوار، شجرة الانوار ، مخبر الاولیاء، مراة ضیائی اور تذکرة الواصلین کے اسامی کا تو مؤلف نے دیباچه ھی میں ذکر کر دیا ہے(۳۸) ۔ بہت ساری علمی، عرفانی، تاریخی و سوانحی کتابوں اور تذکروں کے نام دوران مطالعه ملاحظه کئے جا سکتے ھیں، جو مصنف کے وسیع

مطالعہ و تحقیق و جستجو اور علمی موضوعات پر ان کی کامل دسترس کا ثبوت ھیں ۔

حاجی صاحب نے اکثر جگھوں پر مواقع کی مناسبت سے لغوی مباحث کا اندراج بھی کیا ہے ۔ اسی طرح بعض خصایص مشایخ چشت از قبیل : دینوری ، فرشتافہ،ھروانی، سجزی، اوسی، کاکی، بختیار، اجودھن، پاکپٹن، گنج شکر، اودھ، بداؤن، چراغ دھلی، چشتی و چشتیہ کا باھتمام خاص خواجگان معتبر مولانا فخر الدین دھلویؒ اور خواجہ نور محمد مھارویؒ کی آراء کے ساتھ تذکرہ فرمایا ہے ۔ اسی طرح اولیائے خانوادہ چشتیہ کے انساب کے متعلق بھی مصنف نے اپنی رائے ظاھر کی ہے (۴۹) ۔

سلاسل طریقت کے اعتبار سے ,, مناقب المحبوبین،، سے کئی قسم کی اھم معلومات دستیاب ھوتی ھیں ۔ بعض خواجگان چشت نے دوسرے سلاسل سے بھی کسب فیض کیا ہے مثلاً شیخ محمود راجنؒ (م ۹۰۰ ھ/۱۴۹۴ء) اور شیخ حسن محمدؒ (م ۹۸۲ ھ / ۱۵۷۴ء) کے نام اس ضمن میں قابل ذکر ھیں ۔ شیخ محمود راجنؒ کو چشتیہ کے علاوہ سلسلۂ طریقت مغربیہ، سھروردیہ وشطاریہ سے بھی خلافت حاصل تھی (۵۰) اور شیخ حسن محمدؒ نے چشتیہ ، سھروردیہ، قادریہ، کاذرونیہ، ھمدانیہ، نوربخشیہ، فردوسیہ و کبرویہ سلاسل سے خلافت و اجازت اخذ کی تھی (۵۱) ۔ مؤلف نے ان مشایخ کی نسبت سے پورے شجرات نقل کئے ھیں ۔ اسی طرح حاجی صاحبؒ نے اپنے سلسلۂ ارادت کے بارے میں بھی بعض ذی قیمت اطلاعات مھیا کی ھیں ۔ مثلاً خواجہ عبدالواحد بن زیدؒ (م ۱۷۷ھ / ۷۹۳ء) کے ترجمۂ حال میں ضبط تحریر کرتے ھیں کہ ان کے ذریعہ و واسطہ سے ھمارا تعلق طریقہ کبرویہ سے منسلک ھو جاتا ہے ۔ ثبوت کے لئے آپ نے پورا شجرہ قلم

بند کر دیا ہے (۵۲) ۔ حاجی صاحبؒ ہر شیخ و خواجہ چشت کے خلفاء کا ذکر کرتے کرتے خلیفۂ اعظم و سجادہ نشین اصلی کی طرف اشارہ کر جاتے ہیں ۔ اور ثبت کر دیتے ہیں کہ ہمارا سلسلہ فلاں شیخ و پیر سے آگے چلا ۔ اس طرح شجرۂ طریقت کی نسبت سے بحث مربوط ہو جاتی ہے ۔

,,مناقب المحبوبین،، بلاشک ادبی محاسن، نحوی خصایص ، علمی حقایق اور نظری معارف سے معمور ہے ۔ اس میں آیات، احادیث، اقوال ، ابیات، اشعار ، رباعیات اور مثنویات بزرگاں کا برمحل استعمال ملتا ہے ۔ بعض اوقات واقعات کی نسبت سے دلایل کو محکم کرنے کے لئے مؤلف نے اپنے دوسرے اساتذہ کے اشعار ضبط کر دیئے ہیں جو بہت موزوں لگتے ہیں ۔ حاجی صاحبؒ نے سلسلۂ چشتیہ کے بزرگوں کے تراجمِ احوال مع اسناد لکھے ہیں ۔ بعض واقعات کے آغاز میں راوی و ماخذ کا نام مذکور ہے اور بعض اوقات منقولات کے آخر پر روایت کنندہ یا اصل منابع و مدارک کے اسما آتے ہیں ۔ بعض جگھوں پر ,,ایضافیہ،، کے الفاظ تحریر ہیں ۔ ,,مناقب المحبوبین،، کا یہ اسلوب و طرز نگارش خواجہ امام بخش مہاروی (م۱۳۰۰ھ ۔ ۱۸۸۱ء) کے تذکرہ ,,مخزن چشت،، میں بھی نمایاں نظر آتا ہے ۔ (۵۳)

حاجی صاحبؒ نے نقل واقعات کے دوران بعض نہایت اہم، نادر اور گراں بہا باتوں کی پردہ کشائی کی ہے مثلاً یہ کہ بہاولپور میں شیخ واہن کے مقام پر حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلّم کا جبّہ مبارک محفوظ ہے ۔ جہاں حضرت قبلہ عالمؒ کے ولی مادر زاد ہونے کے بارے میں مختلف روایات منقول ہیں وہاں ایک روایت حضرت قبلہ عالمؒ کي والدہ کے سنّ ِ بلوغت کو پہنچنے سے

بھی پہلے کی مسطور ہے کہ حضرت سید مخدوم جہانیاں جلال الدین بخاریؒ کے خلفا میں سے شیخ عبداللہ جہانیاں نیکوکارہؒ کے سجادہ نشین شیخ فتح دریا نیکوکارہؒ نے ایک موقع پر آپؒ کی والدہ ماجدہ کو دیکھ کر یوں اظہار خیال فرمایا تھا :

,,حق تعالی مرا معلوم کنانیده است که از شکم این عاقل بی بی غوث زمانه پیدا خواهد شد که از فیض او همه عالم سیراب خواهند شد ،، ۔

شیخ عبداللہ جہانیاںؒ کا وطن مالوف بہاولپور کے علاقے میں ,,موضع شیخ واھن،، تھا جہاں جُبّہ شریف بحفاظت تمام رکھا ہوا ہے ۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

,,شیخ فتح دریا نیکوکارہؒ از کاملانِ صاحب نسبت وکشف و کرامت وقت خود بود، و خلیفه و سجاده نشین شیخ عبدالله جهانیانؒ بود که لقب او نیکوکاره است . وخلفا و اولاد اورا هم نیکوکاره گویند. و این عبدالله جهانیان نیکوکارهؒ از خلفاءِ حضرت مخدوم جهانیان سید جلال الدین بخاریؒ بود . وطن او ,,موضع شیخ واهن ،، متعلقه گوٹھ قائم ریس من عمله بهاولپور است . و در ,,موضع شیخ واهن،، مذکور جُبّه شریف رسول علیه السلام هم است،، . (۵۵)

,,مناقب المحبوبین،، میں بعض شرعی و دینی مسائل کی توجیہ و توضیح قرآن و سنت کی روشنی میں بڑے دلچسپ پیرائے میں کی گئی ہے جو قاری کے دل میں اتر جاتی ہے مثلاً حضرت قبلہ عالمؒ کے خلیفہ حضرت حافظ جمال ملتانیؒ کے کلماتِ قدسی میں مرقوم ہے :

۱ ۔ فرمودند که به ما بقی آب استنجا وضو جایز است که حضرت رسول علیه السّلام چنین کرده بود .

۲ ۔ فرمودند که وضو مثل جوانان کرده شود و نماز چوضعیفان باید گزار یعنی به آهستگی تمام ....

۳ ۔ فرمودند : طالب را باید که هر وقت باوضو باشد، و اگر وضو دشوار بود تیمّم باید نمود .

۴ ۔ فرمودند: الوُضوء علی الوضوء نورُ علی نور است .

۵ ۔ و فرمودند که آفتابه را همیشه پر از آب باید داشت که مستحب است » . (٥٦)

بعض عرفانی مطالب کی وضاحت میں رهروانِ سلوک و تصوف کی تربیت کی خاطر حاجی صاحبؒ نے حضرت مولانا فخرالدین دهلویؒ کے پورے پورے رقعات و خطوط نقل کر دیئے هیں ۔ (٥٧) اور حضرت قبله عالمؒ و حضرت پیر پٹھان کے احوال و مناقب کو مؤلف نے بڑی عقیدت وارادت کے ساتھ بتفصیل ضبط تحریر کیا ہے۔

حاصل آنکه ,,مناقب المحبوبین،، شریعت و طریقت، حکمت و معرفت اور اخلاق و تصوف کا مرقع ہے۔ اس میں حقائق و معارف روحانی اور لطایف و مطالبِ معنوی کا ذکر جمیل ہے۔ اسرار باطنیه و رموز الهیه اور اشارات عرفانیه و واردات قلبیه کے خزائن پوشیده هیں۔ اولیاء عرفاء کے تصرّفات و کمالات اور کرامات و مکاشفات کا بیان ہے۔ وجد و سماع کی کیفیات و حکایات کے اذکار موجود هیں ۔ سالکان و طالبان کی اصلاح و تربیت کے لئے بعض اوراد و وظایف اور ختموں کی ترکیب تک مصنّف نے بتا دی ہے (٥٨) ۔ حتی که آداب تصوف، اطوار سلوک، انوار معرفت اور تجلیات حقیقت کے تذکار وافر اور بکثرت کتاب میں مندرج و مسطور هیں ۔ مصنّف نے گاه گاه اپنے دور اور ادوار پیشین کے تاریخی واقعات، اجتماعی حالات اور اخلاقی نکات کی نشان دهی بھی کی ہے ،

,,مناقب المحبوبین،، کے آخر پر کسی معتقد خاص نے اپنا نام ظاهر کئے بغیر حاجی صاحبؒ کے سوانحی حالات بھی شاملِ کتاب کر دیئے هیں، جو آپ کی شخصیت سے آشنائی و آگاهی حاصل کرنے کا بہترین ذریعه ثابت هو رهے هیں ـ قرائن و شواهد سے پته چلتا ہے که حاجی صاحبؒ مختلف علوم و فنون میں مهارت تامه رکھتے تھے، اور بلامبالغه ایک پُرمایه ادیب، تاریخ گو شاعر، مؤرخ و سوانح نگار، صوفی واصل اور عارف الله، تھے ـ آپ کی عملی و ادبی خدمات یقیناً ناقابل فراموش هیں جن میں سے ,,مناقب المحبوبین،، کو نمونه کے طور پر یہاں پیش کیا گیا ہے ـ

حواشی و حواله جات

۱ ـ مناقب المحبوبین تالیف حاجی نجم الدین سلیمانی ، باهتمام شیخ الٰهی بخش و جلال الدین مطبوعه دین محمدی پریس، کشمیری بازار لاهور ۱۳۱۲ھ کا فارسی نسخه، تعارف و تبصره کے لئے راقم الحروف کے پیش نظر ہے ـ البته پروفیسر افتخار احمد چشتی سلیمانی (فیصل آباد) کا ملخص اردو ترجمه اسلامک بُک فاؤنڈیشن لاهور نے ۱۳۹۹ ھ/۱۹۷۹ء میں زیور طباعت سے آراسته کر کے محبّین و مخلصین و متوسلین تک دور و نزدیک پهنچا دیا ہے ـ مزید برآں یه امر خوش آیند ہے که اب پروفیسر چشتی صاحب نے سعی و کوشش کر کے اس کا مکمل اردو ترجمه بھی اشاعت کے لئے تیار کر دیا ہے جو عنقریب منظر عام پر آ جائے گا ـ

۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۶۰

۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۷۰ ؛ و ملاحظه کیجئے : حضرت خواجه محمد سلیمان تونسوی اور اُن کے خلفا، ڈاکٹر محمد حسین للّٰهی، اسلامک بک فاؤنڈیشن لاهور ۱۹۷۹ء ، ص ۲۴۰ ـ البته پروفیسر خلیق احمد نظامی صاحب نے تاریخ مشایخ چشت، مکتبه عارفین کراچی ۱۹۷۵ء ، ص ۶۸۸ ـ ۶۸۹ میں، اس روایت کو ,,خاتم سلیمانی،، کے حواله سے اس طرح نقل کیا ہے :
,,هندوستان کے بہت سے آدمی همارے مرید هونے اور بہت سے لوگ وهاں سے آئیں گے مگر جو نفع اور درجه حاجی نجم الدینؒ اور سید محمد علی خیر آبادی نے حاصل کیا وه انهی کا حصّه تھا،، ـ

۴ ـ حضرت خواجه محمد سلیمان تونسوی اور اُن کے خلفا، ص ۲۳۹ ـ ۲۴۱

۵ ـ شماره ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۳، میں مذکور کتابوں کو حاجی صاحب نے هندی اور مقامی زبان میں نظم کیا ہے ـ

٦ ۔ ان جملہ کتابوں کے اسامی کے لئے ملاحظہ کیجئے:
مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۷۹. تاریخ مشایخ چشت، ص ٦۹۳ ۔ ٦۹۵. حضرت خواجہ محمد سلیمان تونسوی اور اُن کے خلفا، ص ۲۳۱ ۔ ۲۳۲

۷ ۔ پروفیسر خلیق احمد نظامی، ص ٦۹۳ ۔ ٦۹۴

۸ ۔ کتاب مستطاب مشتمل برفواید العجیب المحامد الغریب المرسوم بہ ,,مناقب الحبیب،، کا اردو ترجمہ مولوی محمد رمضان خلف الصدق حضرت مصنف حاجی صاحبؒ نے کیا جو سید میر حسن مالک مطبع رضوی دھلی کی وساطت سے مقبول پریس دھلی میں ۱۳۳۲ھ میں شائع ہوا۔

۹ ۔ ص ١٦

۱۰ ۔ کرامات اولیا کے ضمن میں تفصیلی اطلاعات کے لئے ملاحظہ کیجئے جامع کرامات اولیا (اردو ترجمہ)، جلد اوّل، تالیف الامام المحقق علامہ یوسف نبہانیؒ ، ترجمہ پروفیسر سید محمد ذاکر شاہ چشتی سیالوی، مکتبہ حامدیہ لاھور ۱۹۸۲ء

۱۱ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳ . و ملاحظہ کیجئے : اخبار الاخیار مع مکتوبات ، شیخ عبدالحق محدث دھلوی، مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر، ص ۱۳۸ کہ لکھا ہے: ,,قال اللہ تعالی: یا عبدی جلالی حجاب جمالی و جمالی انوار جلالی وانت مابین الجلال و الجمال ،، ۔

۱۲ ۔ مناقب المحبوبین(فارسی)ص ۲ ۔ ۳،,مناقب المحبوبین، ترجمہ تلخیص و ترتیب پروفیسر افتخار چشتی ، ص ۲٦ ۔ ۲۸

۱۳ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ٦

۱۴ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۰

۱۵ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۲

١٦ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۴

۱۷ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۴

۱۸ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۵

۱۹ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۱۷

۲۰ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۸

۲۱ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۸

۲۲ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۸

۲۳ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۱۹

۲۴ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ۲۰

۲۵ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۰

۲٦ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۰

۲۷ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۲

۲۸ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۲۲

۲۹ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۳

۳۰ ۔ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۲۵

۳۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۲۸
۳۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۱
۳۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۳
۳۴ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۴
۳۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳٦
۳٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۳۷
۳۷ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۷
۳۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۹
۳۹ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ص ۳۹
۴۰ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۴۳
۴۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۴۵
۴۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۴۵
۴۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۴۷
۴۴ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۴۹
۴۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۵۴
۴٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۴۰ ،

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب نے اپنے ملخص اردو ترجمہ (مطبوعہ) میں مطالب کتاب کو درج ذیل چار حصوں میں تقسیم کیا ہے :

۱ ـ تذکرہ آنحضرت رسول مقبول خاتم الانبیا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم تا حضرت خواجہ عثمان ہارونیؒ ـ
۲ ـ تذکرہ خواجہ خواجگان غریب نواز حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ تا حضرت مولانا فخرالدین دہلویؒ ـ
۳ ـ تذکرہ قبلہ عالم حضرت خواجہ نور محمد مہارویؒ
۴ ـ تذکرہ شہباز طریقت حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسویؒ ـ

اور کتاب کے اواخر میں مترجم نے تتمّہ کے طور پر سجادگانِ تونسوی کے حالات کا اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے ـ

۴۷ ـ حاجی صاحبؒ نے اپنے رشحاتِ قلم سے بعض خواجگان کی تاریخ وفات شعروں اور لفظوں میں نکال کر بھی تحریر کی ہے ـ
۴۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ٦؛ مناقب المحبوبین (تلخیص اردو)، ص ۳۰
۴۹ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۹۹ ـ ۱۰۱؛ علاوہ برآں مشایخ کے تراجم احوال میں بھی بعض اصطلاحات کی لغوی توضیحات دیکھنے میں آتی ہیں ـ

اس بارے میں مزید آ گہی کے لئے راقم الحروف کا مقالہ ,,خصایص مشایخ چشت،، مطبوعہ
(۱) ماہنامہ ضیائے حرم لاہور، شمارہ ربیع الثانی ۱۴۰٦ھ دسمبر ۱۹۸۵ء، ص ۴۲ ـ ۵۰
(۲) ماہنامہ روحانی پیغام فیصل آباد جلد ۵، شمارہ ٦ ـ ۷ ، مارچ اپریل ۱۹۸٦ء، ص ۳۳ ـ ۴۱
ـــــ بھی ملاحظہ کیا جا سکتا ہے ـ

۵۰ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۳۷ ـ ۳۸
۵۱ ـ مناقب المحبوبین (فارسی ، ص ۴۲ ـ ۴۳

۵۲ ـ مناقب المحبوبین (فارسی ، ص ۱۳

۵۳ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۹٦

۵۴ ـ تذکرہ ,,مخزن چشت،، مشایخ سلسلہ چشتیہ بہشتیہ نظامیہ فخریہ کے احوال پر مبنی فارسی زبان میں لکھا گیا ہے جو تاحال گوشہ گمنامی میں پڑا ہوا تھا ـ پروفیسر افتخار احمد چشتی صاحب نے اس کا مکمل اردو ترجمہ کر کے اشاعت کے مراحل میں ڈال دیا ہے امید ہے کہ مستقبل قریب میں قارئین سے دادِ تحسین حاصل کرے گا ـ

۵۵ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۵۵

۵٦ ـ مناقب المحبوبین (فارسی) ، ص ۱۳۹

۵۷ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۵۱ ، ۹۷

۵۸ ـ مناقب المحبوبین (فارسی)، ص ۱۱۸ پر ,,ترکیب ختم کبیر،، اور ص ۱۳۵ پر ,,ترکیب ختم سرّی ،، ملاحظہ کی جا سکتی ہے ـ